دفتر افسر اعلی تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ

پریس ریلیز

’ہندوستانی تہذیب سب سے عظیم ہے کیوں کہ یہ علم اور حکمت ودانائی کے فروغ کے لیے مشہور وممتاز ہے‘۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں پانچویں خان عبدالغفار خان سالانہ یادگاری خطبہ کے موقع پر صوبہ بہار کے گورنر عزت مآب جناب عارف محمد خان کا اظہار خیال

November 27, 2025, New Delhi

صوبہ بہار کے عزت مآب گورنر جناب عارف محمد خان نے شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ پروفیسر مظہر آصف، پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی، مسجل جامعہ ملیہ اسلامیہ، پروفیسر تنوجا، ڈین کارگزار ڈائریکٹر، سینٹر فار دی اسٹڈی آف سوشل انکلوژن (سی ایس ایس آئی)، ڈین اکیڈمک افیئرز اور پروگرام کے کنوینر ڈاکٹر مجیب الرحمان، سی ایس ایس آئی کی موجودگی میں کل ڈاکٹر ایم۔اے انصاری آڈیٹوریم میں ’ریفلکلیشنس آف انڈین کلچر: میکنگ سینس آف اٹس یونیورسل وائس‘ کے موضوع پر پانچواں خان عبدالغفار خان سالانہ یادگاری خطبہ دیا۔

سالانہ یادگاری خطبہ مشہور پشتون قائد اور ہندوستان جدو جہد آزادی کی قد آور شخصیت اور مہاتما گاندھی کے قریبی خان عبد الغفار خان کی یاد میں منعقد ہوا تھا۔جامعہ ملیہ اسلامیہ کے سینٹر فار دی اسٹڈی آف سوشل انکلوژن (سی ایس ایس آئی) نے اس یادگاری خطبے کا اہتمام کیا تھا۔جامعہ ملک کی وہ واحد یونیورسٹی ہے جس نے خان عبدالغفار خان کی وراثت اور زندگی کے جشن کے لیے دوہزار سترہ میں ان کے نام سے یادگاری خطبے کی شروعات کی تھی۔واضح رہے کہ خان عبدالغفار خان کو امن وامان اور انسانیت کے تئیں ان کی گراں قدر خدمات کے اعتراف میں بھارت کا سب سے عظیم شہری انعام بھارت سے انیس سو تاسی میں سرفراز کیا گیا تھا۔

شیخ الجامعہ، مسجل، جامعہ ملیہ اسلامیہ اور جامعہ ملیہ اسلامیہ کے اعلی عہدیداروں نے سینٹینری گیٹ پر عزت مآب گورنر کا باقاعدہ استقبال کیا۔اس کے بعد این سی سی کیڈٹ نے شان دار سلامی دی جس کے ساتھ ہی پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوگیا۔ آڈیٹوریم میں ان کی آمد پر شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ اور مسجل، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے ان کا استقبال کیا۔پروفیسر تنوجا نے فیکلٹیز کے ڈینز، صدور شعبہ جات، مراکز کے ڈائریکٹرز، جامعہ کے عہدیداران، فیکلٹی اراکین اور طلبہ پر مشتمل سامعین کا خیر مقدم کیا اور لیکچر سیریز کے ساتھ ساتھ سی ایس ایس آئی اور یادگاری خطبے کے مشن کے بارے میں حاضرین کو بتایا۔انہوں نے کہا کہ ”آج کا یہ خطبہ خاص طور پر اس لیے اہمیت کا حامل ہے کہ کیوں کہ یہ ہندوستان کے یوم آئین کے موقع پر منعقد ہو رہا ہے اور اس کی اہمیت و معنویت کے پیش نظر عزت مآب گورنر کمال شفقت سے اس تاریخی پروگرام میں بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے ہیں“۔

قرآن پاک کی تلاوت سے پروگرام کا آغاز ہوا جس کے بعد جامعہ کا ترانہ پیش کیا گیا۔اس کے فوراً بعد خان عبدالغفار خان کی امن اور عدم تشدد کی اقدار کوخراج پیش کرنے کے لیے جس نے ان کی زندگی اور کام دونوں کو سمت دی، عالی وقار گورنر نے ان کی تصویر کے سامنے شمع روشن کی۔ عالی وقار گورنر کے لفظوں میں 'قبائلی پشتوں کو امن کا شیدا بنادیا''۔عزت مآب گورنر جناب عارف محمد خان نے انگریزی سرکار کے خلاف خان عبدالغفار خان کی قربانیوں اور ہندوستان کی جدوجہد آزادی میں ان کی عظیم قربانیوں کا تذکرہ کیا اور انہیں 'ہماری آزادی کی تحریک کا ہیرو' قرار دیا جس کی وجہ سے انہیں 'سرحدی گاندھی' کا خطاب دیا گیا۔

تاریخی حوالوں سے پُرتقریر میں عزت مآب گورنر جناب عارف محمد خان نے ہندوستانی، فارسی، عربی اور یونانی فلسفیوں اور صوفیا اور بزرگوں کے حوالے دیے، مذہبی متون کے علاوہ انہوں نے ہندوستانی تہذیب کی نمایاں خوبیوں کے بارے میں وضاحت وصراحت سے بیان کیا۔انہوں نے کہا کہ ''عظیم صوفیا اور بزرگوں کی تعلیمات کا گہرا و عمیق مطالعہ آدی شنکر آچاریہ سے سوامی وویکانند تک سب کی جڑیں ویدانتی فلسفہ اور اپنی شدوں کی تعلیمات میں پیوست ہیں جو ظاہر کرتی ہیں کہ ہندوستانی تہذیب عالمی تہذیب کے وژن پر استوار ہے جو فرد کو شناخت کے اوصاف جیسے ذات، رنگ، نسل کے طور پر نہیں دیکھتی بلکہ انسان کو غیر منقسم وجود اور ہستی کے بطور اخذ کرتی ہے۔ جو روح یا الوہی اعتقاد کے مقدمات ہیں اور ہر کسی میں بسی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہر فرد ممکنہ الوہی کے بطور دیکھا اور سمجھا جاتا ہے۔انہوں نے کہا کہ ہندوستانی تہذیب انسان کی یہ اعلیٰ تفہیم دیتی ہے اور اس حد تک ''الوہیت کو انسانی بنانے جو کہ ایک آتما کی روح سے جاری ہوتی ہے یا ہستی کی یکتائی ہوتی ہے۔' کی صلاحیت کی وجہ سے ممتاز ہے۔

خان عبدالغفار خان کی زندگی سے مماثلتوں کو تلاش کرتے ہوئے عزت مآب گورنر جناب عارف خان نے کہا کہ دنیا میں پانچ بڑی تہذیبیں رہی ہیں۔اور 'ہندوستانی تہذیب سب سے عظیم ہے کیوں کہ وہ علم اور حکمت و دانائی کے فروغ کے لیے مشہور اور ممتاز ہے۔'' برصغیر کے اردو کے ممتاز شاعر علامہ اقبال کی شاعری کا حوالہ دیا کہ 'میر عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے۔ میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے'۔اس میں ہندوستان کی طرف اشارہ ہے کہ وہ ایسی سرزمین ہے کہ جو علم و دانش کا سرچشمہ ہے اور جہاں سے علم و عرفان کی ٹھنڈی ہوائیں عرب کو پہنچیں اور دنیا میں ہر طرف پھیلیں۔

سوامی وویکانند کے دنیا کو ہندوستان کے مشہور پیغام کا حوالہ دیتے ہوئے جس میں آفاقی روحانیت، افراد میں الوہیت، عبادات اور ریاضت کے عملی پہلو، تجربات سے حاصل ارفع علم، بنی نوع انساں کی عظمت پر زور دیا گیا عزت مآب گورنر نے اسے دنیا کے لیے ہندوستان کا حل بتایا جس سے جنگ کے مسائل کم ہوسکتے ہیں اور آج دنیا جن مصائب سے دوچار ہے اس میں بھی آسانی پیدا ہوسکتی ہے۔ جناب عارف محمد خان نے مزید کہا کہ 'جب باقی دنیا نے انیس سو اڑتالیس میں انسانی عظمت کے تصور کو جانا ہندوستان نے دنیا کو یہ پیغام صدیوں پہلے دے دیا تھا۔''

پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی نے اپنی تقریر میں خان عبدالغفار کے قومیت کے تصور پر زور دیا جس نے نوآبادتی نظام کے

خلاف   متحدہ محاذ کے طور پر نبرآزما ہونے کے لیے قوم پرستوں کو تحریک دی تھی۔ پروفیسر رضوی نے کہا کہ 'سرحدی گاندھی' جنہوں نے نوآبادیات مخالف ،عدم تشدد کی حامل تحریک 'خدائی خدمت گار' کے نام سے ایک تنظیم بنائی اور ہندوستان اور پشتون عوام کی آزادی کے لیے اپنی زندگی وقف کردی اوراس کے لیے انگریزی حکومت نے انہیں مسلسل نشانہ بھی بنایا۔آزادی کے لیے اتحاد اور عدم تشدد میں غفار کے یقین کی اہمیت کو نشان زد کرتے ہوئے پروفیسر رضوی نے تذکرہ کیا کہ غفار خان کو کیسی تکلیف ہوئی اور جب انہوں نے ہندوستان کی مجوزہ تقسیم کی خبرسنی اورانہیں ہمیشہ یہ یقین تھا کہ ہندوستان کی آزادی تمام جنوبی ایشیا کی آزادی کے لیے اہم ہے۔عدم تشدد کی راہ سے شمولیتی قومیت، سیکولرزم اور رحم دلی نے ان کے اعتقاد کو واضح کیا کہ ہندوستان کی ترقی غیر منقسم، شمولیتی اور جمہوری بھارت میں ہے'۔ پروفیسر رضوی نے مزید کہا کہ ''خان عبدالغفار خان کی وراثت ایک موثر اور طاقت وریقین دہانی ہے کہ سچی قومیت کی جڑیں فرقہ وارانہ ہم آہنگی، انصاف، انسانی عزت وتوقیر اور متحد بھارت کی روح میں پیوست ہیں۔''

پروفیسر مظہر آصف، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے اپنی صدارتی گفتگو میں کہا کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ،قومی اور بین الاقوامی سطح پر معیاری تعلیم کی بہترین مثال ہے کیوں کہ یہ جذبہ ترحم، باہمی بقا،سنسکار،تعلیم ،تہذیب ،تربیت، ہنر اور اقداری تعلیم ، ملک کے تئیں وقف ہونے اور قومی خدمت کے لیے عہد بند ہونے کے اصولوں پر استوار ہے۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان کی تہذیبی روایات رحم دلی، باہمی بقا، مذاکرات وتعلیم ،خودانضباطی اور معاشرے کے کمزور ترین طبقات کو بااختیار بنانے پر مرکوز ہے۔انہوں نے ہندوستانی تہذیب کی نگارنگی اوراس کی لازوال تکثیریت کو بھی اجاگر کیا اوران آئیڈیلز کی معنویت پر زور دیا جنہیں خان عبدالغفار خان کی زندگی نے مناسب انداز میں ظاہر کیا ہے۔ پروفیسر آصف نے کہا کہ ہندوستانی تہذیب کی روحانی واخلاقی بنیادوں میں آفاقیت کی اپیل ہے جو امن اور باہمی عزت واحترام کے تئیں معاشروں کی بدستور رہنمائی کررہی ہے۔

اس سے پہلے خان عبدالغفار خان یادگاری خطبات جن اہم علمی شخصیات اوردانشوروں نے دیے ہیں ان میں دو ہزار سترہ میں جناب راج موہن گاندھی، مہاتما گاندھی کے پوتے ،سابق سی ای او، نیتی آیوگ ، دو ہزار اٹھارہ میں جناب امیتابھ کانت پروفیسر امیریٹیس ، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، دو ہزار انیس میں پروفیسر ضویا حسن اور دو ہزار بیس میں پروفیسر شروتی کپیلا ،کیمبرج یونیورسٹی شامل ہیں۔

قومی ترانے کی نغمہ سرائی پر پروگرام کا اختتام ہوا۔

پروفیسر صائمہ سعید

افسر اعلی، تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ